JQSS: *(Journal Of Quranic and Social Studies)*

ISSN: (e): 2790-5640   ISSN (p): 2790-5632

Volume: 4, Issue: 2, July-December 2024. P: 16-31

Open Access: https://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/140

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.14175631

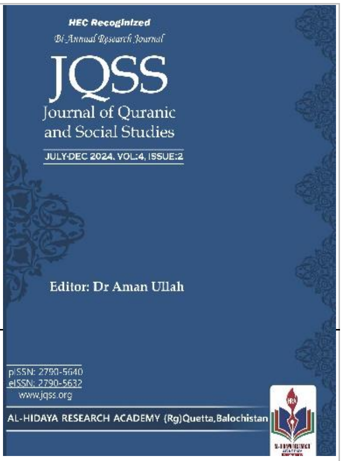

Copyright: © The Authors

Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

تصویر کی شرعی حیثیت

Picture in the light of Shariah

1. **Syed Faiz ul-Haq Agha**
a.ibn.raz@gmail.com
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.

2. **Syed Ateequllah Agha**
a.ibn.raz@gmail.com
Lecturer, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University, Quetta

How to Cite: Syed Faiz ul-Haq Agha and Syed Ateequllah Agha (2024). Picture in the light of Shariah , *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 4(2), 16-31.

Abstract and indexing

Publisher

HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)

Balochistan Quetta

تصویر کی شرعی حیثیت

Journal of Quranic
and Social Studies
16-31
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:2, 2024
DOI:10.5281/zenodo.14175631
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Picture in the light of Shariah

Syed Faiz ul-Haq Agha
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.

Syed Ateequllah Agha
Lecturer, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University, Quetta

Abstract

This article examines the concept of imagery and the role of pictures within the framework of Islamic teachings. It explores historical, theological, and cultural perspectives regarding the creation and use of images in Islam. By analyzing primary texts, including the Qur'an and Hadith, along with interpretations from classical and contemporary scholars, the article addresses critical questions about the permissibility of pictures in various contexts such as art, education, and personal use. The discussion highlights the diverse opinions within Islamic jurisprudence, considering factors like intent, purpose, and the nature of depicted subjects. Additionally, it reflects on the influence of modern technology and digital media on traditional views of imagery. Ultimately, this article aims to provide a nuanced understanding of the role of pictures in Islam, fostering thoughtful dialogue on their significance in contemporary society.

Keywords: : Imagery, Islam, Pictures, Qur'an, Hadith, Islamic Jurisprudence, Cultural Perspectives, Digital Media, Permissibility.

Corresponding Author Email:
a.ibn.raz@gmail.com

a.ibn.raz@gmail.com

تصویر کا لغوی معنی:

تصویر عربی گرائمر میں باب تفعیل کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے کسی چیز کو خاص صورت و شکل دینا، جس سے وہ دوسری اشیاء سے ممتاز ہو سکے، چنانچہ اسی وجہ سے اللہ تعالی کا ایک صفاتی نام 'مصور' ہے یعنی اس ذات نے ہر شئے کو وہ خاص سورت و شکل اور ہیئت دی ہے کہ جس سے وہ شئے دوسری تمام اشیاء سے منفرد ہو جاتی ہے۔1

اسی طرح تصویر کا معنی یہ بھی کیا جاتا ہے کہ وہ صورت و شکل بنانا جو کسی چیز کے ہم مثل ہو، اور اس دوسری شئے کی ہیئت کو بیان کرتا ہو، قطع نظر اس سے کہ مجسم ہو یا غیر مجسم یعنی سایہ دار ہو یا غیر سایہ دار2

پھر تصویر کی کئی صورتیں غیر دائمی وجود رکھتی ہیں، مثلاً کبھی وہ تصویر موقت و عارضی ہوتی ہے، جیسے آئینہ یا پانی میں کسی شئے کی شکل بننا، اور کبھی کسی روشنی کے مقابلہ میں کسی چیز کا سایہ بننا، اور اسی طرح ڈیجیٹل تصویر۔

اسی طرح تصویر کبھی روح والے عاقل چیز کی ہوتی ہے اور کبھی پرندے، پہاڑ جیسے غیر عاقل کی، اور اصطلاح میں تصویر کا فقہاء کے نزدیک وہی معنی ہی ہے جو لغت میں بیان کیا گیا۔

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ عربی میں 'تمثال' کا لفظ تصویر کے مترادف استعمال ہوتا ہے۔ یہ ہر اس شے کو بیان کرتا ہے جو کسی قدرتی چیز کی مشابہت میں بنائی جائے، چاہے وہ انسان ہو، حیوان ہو، درخت ہو، پھول ہو، دریا ہو یا کوئی بے جان چیز ہو3

"«والتمثال: اسم للشيء المصنوع مشبها بخلق من خلق الله»"[4]

تمثال ہر اس مصنوعی چیز کو کہا جاتا ہے جو قدرتی طور پر موجود کسی شے کی مشابہت میں بنائی جائے۔

"التمثال كل ما صوّر على مثل صورة غيره من حيوان وغير حيوان"5

"تمثال ہر ایسی تصویر کو کہا جاتا ہے جو کسی شے کی شکل سے مشابہت رکھتی ہو، چاہے وہ جاندار ہو یا غیر جاندار"

تصویر کی مختلف صورتیں اور ان کا حکم:

تصویر کی کئی صورتیں ہیں جن کا ذیل میں مع حکم بیان کیا جاتا ہے:

(الف) انسانی تخلیق شدہ غیر ذی روح اشیاء کی تصویر بنانا:

جس چیز کا بنانا جائز ہے، اس کی تصویر سازی بھی بالاتفاق جائز ہے، جیسے گھر، گاڑی، کشتی اور مسجد کی تصویر بنانا۔

(ب) خدائی تخلیق شدہ غیر ذی روح جمادات کی تصویر بنانا:

اللہ کے بنائے ہوئے تمام جمادات (غیر ذی روح اشیاء) کی تصویر بنانا بھی بالاتفاق (سوائے بعض حضرات کے) جائز ہے، جیسے پہاڑ، دریا، سمندر، سورج اور چاند کی تصویر بنانا۔

(ج) نباتات و درختوں کی تصویر بنانا:

جمہور فقہاء کرام کے ہاں نباتات وغیرہ کی تصویر بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں، چاہے وہ پھل دار ہو یا غیر پھل دار۔ البتہ امام مجاہد سے ہی اس کی حرمت کا قول منقول ہے اور ایسا ہی ایک قول مذہب حنبلی میں منقول ہے، لیکن جمہور کے نزدیک ان حضرات کے دلائل مؤول ہیں۔

خلاصہ ان تین صورتوں کا یہ ہے کہ جاندار کے سوا دوسری چیزیں مثلاً درخت وغیرہ کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔ ان تمام امور میں تصویر کے سایہ دار ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی رائے امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ، امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء کی ہے۔ قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ اس سے لڑکیوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں، مگر امام مالک ان کے خریدنے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔6 اس مسلک کو امام نوویؒ نے (شرح مسلم) میں زیادہ تفصیل سے نقل کیا ہے۔7

(د) انسان یا حیوان کی تصویر بنانا:

تصویر بنانے کی یہی صورت فقہاء میں مختلف فیہ ہے، اور تصویر کی مطلقاً حرمت والا قول اسی صورت سے متعلق ہے، چنانچہ متعدد کثیر التعداد اور قوی الاسناد اور متواتر المعنی احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جاندار چیزوں کی تصاویر بنانے اور رکھنے کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ کے جو ارشادات ملتے ہیں، وہ یہ ہیں:

"عن عائشة أم المؤمنين، أن أم حبيبة، وأم سلمة ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة فيها تصاوير، فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: «إن أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات، بنوا على قبره مسجدا، وصوروا فيه تلك الصور، فأولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة»"[8]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے حبشہ میں ایک عبادت گاہ دیکھی جس میں تصویریں موجود تھیں۔ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ جب کسی صالح شخص کا انتقال ہوتا تو اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ بناتے اور اس میں تصاویر بناتے تھے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے"۔

"حدثنا شعبة، قال: أخبرني عون بن أبي جحيفة، قال: رأيت أبي اشترى حجاما، فأمر بمحاجمه، فكسرت، فسألته عن ذلك قال: «إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم، وثمن الكلب، وكسب الأمة، ولعن الواشمة والمستوشمة، وآكل الربا، وموكله، ولعن المصور»"[9]

ابو جحیفہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔

"يحدث قتادة قال: كنت عند ابن عباس، وهم يسألونه، ولا يذكر النبي صلى الله عليه وسلم حتى سئل، فقال: سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول: من صور صورة في الدنيا كلف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح، وليس بنافخ»"[10]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے تصویر بنائی، اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے، مگر وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔

"عن عائشة، قالت: «قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر، وقد سترت على بابي درنوكا فيه الخيل ذوات الأجنحة، فأمرني فنزعته»"[11]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آئے اور میں نے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے ہٹادو، تو میں نے وہ پردہ اتار دیا۔

"«عن جابر قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصورة في البيت، ونهى عن أن يصنع ذلك.وفي الباب عن علي، وأبي طلحة، وعائشة، وأبي هريرة، وأبي أيوب.حديث جابر حديث حسن صحيح.»"[12]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے سے اور تصویر بنانے سے منع فرمایا۔

"عن ابن عباس، عن أبي طلحة رضي الله عنهم، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:«لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة»"13

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا موجود ہو یا کوئی تصویر ہو۔

نتیجہ یہ ہے کہ ان احادیث کی روشنی میں، وہ ثقافت کیسے جائز قرار دی جاسکتی ہے جو تصویر کشی اور مجسمہ سازی کو انسانی تہذیب کا ایک فخر سمجھتی ہے اور اسے مسلمانوں میں فروغ دینا چاہتی ہے؟ حضور اکرم ﷺ کے بعد اکابر صحابہ کے عمل کو دیکھیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو اسی راستے پر چھوڑا تھا۔ اب دیکھیں کہ یہ مقدس جماعت تصویروں کے ساتھ کیسے پیش آتی تھی!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"وقال عمر رضي الله عنه: «إنا لا ندخل كنائسكم من أجل التماثيل التي فيها الصور» وكان ابن عباس: «يصلي في البيعة إلا بيعة فيها تماثيل»" 14

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں سے کہا کہ ہم تمہاری عبادت گاہوں میں اس لیے داخل نہیں ہوتے کہ وہاں تصویریں موجود ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گرجا میں نماز پڑھتے تھے، لیکن صرف اس صورت میں جب وہاں تصویریں نہ ہوتیں۔

"عن أبي الهياج الأسدي، قال: قال لي علي بن أبي طالب: ألا أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ «أن لا تدع تمثالا إلا طمسته ولا قبرا مشرفا إلا سويته»"15

ابو الحیاج اسدی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا، 'کیا میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ یہ ہے کہ تم کسی بھی مجسمے کو نہ چھوڑو جسے تم توڑ نہ دو، اور کوئی بلند قبر نہ چھوڑو جسے زمین کے برابر نہ کر دو، اور کوئی تصویر نہ چھوڑو جسے مٹا نہ دو۔

ذی روح کی تصاویر کی حرمت عند الجمہور معلل ہے!

تصویر کے شرعی حکم کے حوالے سے کئی علماء نے اپنے خیالات پیش کیے ہیں۔ بعض علماء نے اس کی حرمت کو واضح طور پر منصوص قرار دیتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اس موضوع پر بحث کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ بات واضح اور بالکل عیاں ہے کہ تصویر بنانا قطعی طور پر حرام ہے، لیکن جمہور علماء کے نزدیک ذی روح کی تصویر کی حرمت معلل اور علت پر مبنی ہے، البتہ علت کی تشخیص میں ذیل میں ان کا اختلاف بیان کیا جاتا ہے۔

تصویر کی حرمت کی ممکنہ توجیہات و علتیں:-

میں یہاں ان توجیہات و علتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو علمائے کرام نے تصویر کی حرمت کے لیے پیش کی ہیں:

1. بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ تصویر کی حرمت کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ غیر اللہ کی تعظیم، غلو، اور عبادت کا باعث بنتی ہے، جیسا کہ قوم نوحؑ نے اپنے نیک بندوں کے ناموں پر ان کے احترام میں مجسمے بنائے، اور پھر ان کی تعظیم میں اس قدر بڑھ گئے کہ بعد کی نسلیں ان کی عبادت کرنے لگیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"عن ابن عباس رضي الله عنهما، «صارت الأوثان التي كانت في قوم نوح في العرب ... فلما هلكوا أوحى الشيطان إلى قومهم، أن انصبوا إلى مجالسهم التي كانوا يجلسون أنصابا وسموها بأسمائهم، ففعلوا، فلم تعبد، حتى إذا هلك أولئك وتنسخ العلم عبدت»"16

آپ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب قوم نوح کے بزرگ ود، سواع، یعوق، یغوث، اور نسر وفات پاگئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ خیال ڈال دیا کہ ان بزرگوں کے مجسمے بنا کر اپنی مجالس میں رکھ لو اور ان کے ناموں پر نام رکھو۔ انہوں نے یہ عمل تو انجام دیا، مگر ابتدائی طور پر ان کی عبادت نہیں کی گئی۔ جب وہ لوگ وفات پاگئے اور علم کا شعور ختم ہو گیا، تو بعد کی نسل ان کی عبادت کرنے لگی۔

2. حرمتِ تصویر کی علت کے حوالے سے ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہماری شریعت میں تصویر کی ممانعت کی وجہ مشرکینِ عرب کی مجسمہ سازی، بت پرستی، اور ان کی عبادت ہے، یعنی تصویر کی حرمت ایک حفاظتی تدبیر کے طور پر ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ حرمت سدِ ذرائع کے اصول پر مبنی ہے، جبکہ اس کی منصوص وجہ اللہ کی تخلیق کی مشابہت ہے۔

چنانچہ ابن العربی اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

"«قلنا: نهي عن الصورة، وذكر علة التشبيه بخلق الله، وفيها زيادة علة عبادتها من دون الله، فنبه على أن نفس عملها معصية، فما ظنك بعبادتها»17"

نبی کریم ﷺ نے تصویر سازی سے منع کیا ہے، اور اس کی وجہ اللہ کی تخلیق سے مشابہت بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، تصویر سازی کا ایک اور سبب یہ ہے کہ یہ اللہ کے سوا کی عبادت میں شامل ہو سکتی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے تصویر سازی کو معصیت قرار دیا ہے۔ پھر اس کی عبادت کرنا تو بہت بڑا جرم ہو گا!

اسی موقف کی حمایت میں امام نوویؒ نے فرمایا ہے:

"اشد الناس عذابا یوم القیامةالمصورون

"مذکورہ وعید سے مراد وہ مصور ہیں جو عبادت کے لیے تصویر بناتے ہیں۔ 18

یعنی تصویر کی حرمت کا سبب اس کی عبادت کا امکان اور شرک کے راستے کو روکنا ہے۔

3. شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حرمتِ تصویر کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ قوم نوح کے نیک لوگوں کے پیروکاروں نے ان کی وفات کے بعد ان کی تصویریں اور مجسمے بنائے، مگر ابتدائی طور پر ان کی عبادت نہیں کی۔ جب وہ پیروکار فوت ہو گئے تو آنے والی نسلیں ان نیک ہستیوں کے مجسموں کی عبادت کرنے لگیں اور بارش کے لیے ان کا وسیلہ اختیار کرنے لگیں۔ بعد میں عربوں نے بھی اس عمل کو اپنایا اور ان کی عبادت شروع کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ شارع نے تصویر سازی سے منع کیا ہے، کیونکہ اس عمل نے کئی امتوں کو شرکِ اصغر یا شرکِ اکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ یہی دراصل شرک کا فساد ہے، جس کو ختم کرنے کے لیے آپ ﷺ نے مقبروں میں نماز پڑھنے سے منع کیا۔ 19

4. سد ذرائع کی تشریح کی بنیاد پر بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر تصویر سازی شرک کا ذریعہ نہ بنے تو اس کی اجازت دی جا سکتی ہے؛ کیونکہ اگر تصویر کی حرمت کو مطلق رکھا جائے تو یہ شرعی اصولوں سے متصادم ہو سکتا ہے۔ تصویر بنانا کسی بھی طرح شرک، قتل یا دیگر گناہوں سے زیادہ بڑا نہیں ہے، لیکن اس بارے میں احادیث میں سخت وعیدیں موجود ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے حبشہ کے کنیسہ میں موجود تصاویر کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن یہ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے، کیونکہ نیک لوگوں کے وفات کے بعد ان کی قبروں کو عبادت گاہوں میں تبدیل کر

دیا جاتا ہے اور وہاں ان کے صالحین کی تصاویر رکھی جاتی ہیں۔

ہماری رائے میں تصویر کی اجازت اسی وقت تک ہوتی ہے جب اس کی حرمت کا سبب صرف سدِ ذرائع ہو؛ لیکن اگر اس کے دیگر اسباب بھی مد نظر رکھے جائیں تو مطلق جواز ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ ان وجوہات میں کچھ بہت اہم ہیں جنہیں نظر انداز کرنا درست نہیں ہوگا، جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔

5. بعض علماء کا کہنا ہے کہ چونکہ مشرکین تصاویر اور تماثیل بناتے ہیں، بت تراشنے میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے تصویر سازی بھی ان کے اعمال کی مشابہت رکھتی ہے، چاہے مصور کا مقصد یہ نہ ہو۔ یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کی صورت میں بھی تشبیہ کافی ہے، جیسا کہ ہمیں سورج کے عبادت گزاروں سے مشابہت سے بچنے کے لیے طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اس وقت نماز پڑھنے والے کے ذہن میں یہ مشابہت موجود ہو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مشرکین کے ساتھ مشابہت کو حرمت کی اصل وجہ قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"ويتأكد المنع بما عبد من دون الله فإنه يضاهي صورة الأصنام التي هي الأصل في منع التصوير»"20

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ام حبیبہ اور ام سلمہ کے حبشہ میں موجود کنیسہ کے بارے میں صحیح بخاری میں مروی حدیث:

«أولئك قوم إذا مات فيهم العبد الصالح، أو الرجل الصالح، بنوا على قبره مسجدا، وصوروا فيه تلك الصور، أولئك شرار الخلق عند الله"21

کے تحت فرماتے ہیں کہ نیک آدمی کی قبر پر مسجد بنانا (اور اس کی تصویر بنانا) اہل کتاب کے ساتھ مشابہت کرنے کی مثال ہے، جو کہ اس نبوی وعید کی وضاحت کرتی ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ غیر مسلموں کی مشابہت ممنوع ہے۔22

ایک اور مقام پر وہ لکھتے ہیں کہ کفار کے اعمال میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان اعمال سے منع کیا ہے جو وہ کرتے ہیں یا جن کے ارتکاب کی ممانعت کے لیے وجوہات موجود ہیں۔23

6. بعض علماء کے مطابق، تصویر کی حرمت کی ایک وجہ 'نحوست' ہے، یعنی وہ مقامات جہاں تصاویر موجود ہوں، وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں، وہاں فرشتے نہیں آتے۔24

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ تصویر ممنوع ہے اور اس کی ممانعت کا سبب فرشتوں کا عدم دخول ہے۔ تاہم، کچھ علماء اس وضاحت کو کمزور سمجھتے ہیں، کیونکہ فرشتوں کا وہاں نہ آنا در اصل تصاویر کی تعظیم واحترام سے متعلق ہے، جو خود ایک قبیح عمل ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں امام قرطبی رحمہ اللہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ فرشتوں کا عدم دخول اس وجہ سے ہے کہ تصاویر کی تعظیم میں کفار کی مشابہت ہوتی ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے تو کسی تصویر کو کاٹ کر یا نیچے پامال کر کے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔25

اس کے علاوہ، نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں تصویر کے ساتھ کتے کا بھی ذکر کیا ہے۔ واضح ہے کہ اس سے تمام کتوں کا حوالہ نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے شکاری کتے رکھنے کی اجازت دی ہے۔26

یہ ظاہر ہے کہ اگر کسی کے گھر میں شکاری کتا ہو تو وہ فرشتوں کے دخول میں رکاوٹ نہیں بنے گا، بالکل اسی طرح تمام تصاویر کا حکم بھی ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ممنوع کتے کی موجودگی سے گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، اسی طرح ممنوع طریقے سے رکھی گئی تصاویر کی وجہ سے بھی وہ داخل نہیں ہوں گے۔

مزید برآں، سنن ابو داؤد کی ایک حدیث میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں کتا، تصویر، یا جنبی شخص ہو۔27

کسی کو یہ قبول نہیں کہ جنبی ہونے کی حالت میں جنابت کی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے؛ کیونکہ یہ طہارت نہ ہونے کی وجہ سے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ کچھ علماء نے اس کو علت ماننے سے انکار کیا ہے، لیکن یہ پھر بھی تعلیل کی صورت میں نکلتا ہے، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اکثر علماء کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ تصویر والی جگہ میں فرشتوں کا نہ آنا، تصویر سازی کے گناہ ہونے، اللہ کی تخلیق سے مشابہت، اور تصاویر کی عبادت کا امکان کے باعث ہے۔ 28

7. علماء نے حرمت تصویر کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ یہ اللہ کی تخلیق سے مشابہت رکھتی ہے، جیسا کہ ابن العربی کے مطابق یہ ایک منصوص علت ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے۔ اس حوالے سے متعدد احادیث میں آپ ﷺ کا حکم درج ذیل الفاظ میں آیا ہے:

1۔ "«أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله»" 29

2- "«ومن أظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقي؟ 30"

3- "إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيامة، يقال لهم: أحيوا ما خلقتم" 31

4- "«من صور صورة في الدنيا كلف أن ينفخ فيها الروح يوم القيامة، وليس بنافخ»" 32

تاہم، کچھ علماء نے اس علت کو محدود کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یہ مشابہت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مصور اللہ کی قدرت کو چیلنج کرنے کی کوشش کرے کہ وہ بھی تخلیق کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایسے مصور کو قیامت کے دن تصویر میں روح پھونکنے کا حکم دیا جائے گا، جس سے اس کی عاجزی اور بے بسی واضح ہو جائے گی۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ حدیث میں 'ممن ذھب یخلق' کے الفاظ میں 'ذھب' کا معنی 'قصد' ہے۔ 33

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اگر یہاں مطلق مشابہت کی بات کی جائے تو اس پر یہ اعتراض ہوگا کہ کھلونے، کٹی ہوئی تصویریں، پاؤں کے نیچے پامال ہونے والی تصاویر، اور غیر ذی روح چیزوں مثلاً درختوں، ستاروں، سورج اور چاند کی تصویریں کیوں اس مشابہت میں شامل نہیں ہیں؟

لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں ہے، کیونکہ احادیث میں مذکور الفاظ کا غیر مقید ہونا بعض تصاویر کے استثناء اور ذی روح و غیر ذی روح کی تقسیم اس شبہے کو ختم کرتا ہے۔

عام حالات میں تصویر سازی کا حکم:-

علماء کی دی گئی توجیہات اور تعلیلات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تصویریں بنانا، جب کہ اس کا مقصد تکریم، عبادت، یا اللہ کی قدرت کو چیلنج کرنا ہو، بالاتفاق حرام ہے۔ ایسے حالات میں تصویر بنانے والا احادیث کی روشنی میں سخت سزاؤں کا مستحق ٹھہرے گا۔ تاہم، اگر مصور کے ذہن میں یہ مقاصد موجود نہ ہوں تو کچھ علماء کے نزدیک تصویر سازی کا حکم جواز کے دائرے میں آتا ہے۔ 34 مثال کے طور پر، رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے حوالے سے دس افراد پر لعنت فرمائی، جن میں شراب بیچنے اور خریدنے والے شامل تھے۔ 35 اب بعض علماء کا خیال ہے کہ اس وعید کا مصداق وہ تاجر ہے جو نشے کے لیے شراب فروخت کرتا ہے، لیکن اگر اس کی تجارت کا مقصد تبدیل ہو جائے تو اس کے حکم میں بھی تبدیلی واقع ہو سکتی ہے، جیسے کہ اگر کوئی تاجر کیمیکل تیار کرنے کے لیے شراب کی تجارت کرتا ہے، تو وہ اس لعنت کا مستحق نہیں ہوگا۔ اسی طرح، تصویر کے معاملے میں بھی کچھ استثنائی صورتیں موجود ہیں جہاں حرمت کی وجوہات ختم ہو جاتی ہیں اور حکم برقرار نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر، آپ ﷺ نے بچوں کے لیے کھلونے بنانے اور رکھنے کی اجازت دی ہے۔ 36 یہ کھلونے یقیناً ذی روح کی تماثیل ہوتی ہیں، اور حضرت عائشہ نے بالغ ہونے کے بعد بھی اپنے بچپن کے کھلونوں کا استعمال کیا۔ اسی طرح، کٹی ہوئی اور روندی جانے والی تصاویر کے استعمال کی اجازت بھی اس لیے ہے کہ ایسی حالت میں ان کی تعظیم نہیں ہوتی، بلکہ ان کا اہانت کا پہلو ہوتا ہے۔

بعض مالکی اور شافعی علماء نے ذی روح کی تصویر کی حرمت میں یہ شرط رکھی ہے کہ وہ مجسم اور سایہ دار ہو، کیونکہ ایسی تصاویر ہی عبادت کا ذریعہ بنتی تھیں۔ جہاں تک کاغذ، کپڑے، اور دیوار پر بنی ہوئی تصاویر کا تعلق ہے، جن کا جسم اور سایہ نہیں ہوتا، ان کو حرام نہیں سمجھا گیا۔ ان کے مطابق، اللہ نے ذی روح کو مجسم اور بلند قامت پیدا کیا ہے، نہ کہ بچھا ہوا، اس لیے اس میں اللہ کی تخلیق سے مشابہت لازم نہیں آتی۔ یہ بات بھی حدیث میں موجود الفاظ (الا رقمانی ثوب) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

موجودہ دور کے کچھ علماء کا موقف یہ ہے کہ اخبار وغیرہ کی تصاویر چونکہ بچھائی گئی ہوتی ہیں، یعنی وہ مجسم اور سایہ دار نہیں ہیں، اسی طرح ٹی وی کی تصاویر بھی غیر مجسم اور عارضی ہوتی ہیں۔ ان کا وجود شیشے، پانی، اور سایے کی مانند مستقل نہیں ہوتا، لہذا ایسی تصاویر بنانا جائز سمجھا جاتا ہے۔

تاہم، مذکورہ دلائل اور توجیہات کا تجزیہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ذی روح کی تصاویر کو عمومی حالات میں جائز قرار دینے کے لیے پیش کردہ دلائل اور تعلیل کمزور ہیں۔ کیونکہ حرمت تصویر کی بنیاد الہی تخلیق سے مشابہت ایک مستحکم، واضح، اور مستقل سبب ہے، چاہے تصویر بنانے والا قدرت الہی کو چیلنج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ تصویر شرک کا ذریعہ بن سکتی ہے یا اس میں شرک کا کوئی امکان نہ ہو، لیکن مشرکین کے اعمال سے صرف مشابہت کی بنیاد پر بھی ذی روح کی تصویر بنانے کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ تصویر میں اللہ کی تخلیق سے مشابہت کی تصریحات موجود ہیں، اور ان میں قدرت الہی کو چیلنج کرنے والے اور نہ کرنے والے کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا گیا ہے۔ اسی طرح، مجسم اور غیر مجسم، سایہ دار اور غیر سایہ دار کے بجائے ذی روح اور غیر ذی روح کا فرق کیا گیا ہے، جیسا کہ چوتھی تعلیل کے تحت احادیث میں ذکر ہوا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بھی مجسم اور غیر مجسم کے درمیان تفریق کی نفی کی گئی ہے، کیونکہ آپ فرماتی ہیں کہ آپ کے پاس تصویروں والے پردے تھے، جنہیں نبی کریم ﷺ نے دیکھا تو آپ کا چہرہ غصے سے بدل گیا اور آپ نے انہیں پھاڑ دیا۔

حافظ ابن حجرؒ اللہ کے ساتھ مضاہات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"«قوله أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله أي يشبهون ما يصنعونه بما يصنعه الله»"37

نبی کریم ﷺ کے فرمان 'یضاھون خلق اللہ' کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگ خود تصاویر بناتے ہیں تو گویا وہ اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بغیر کسی دوسری خارجی سبب کے صرف تصویر بنانا ہی حرمت کی ایک وجہ بن سکتی ہے،، جیسا کہ ابن عربی نے بھی بیان کیا ہے۔

سعودی عرب کی دائمی فتوی کونسل نے اپنے فتوی میں بھی اسی بات کی تصدیق کی ہے:

"«ولما فيه من التشبه بالله في خلقه الأحياء، ولأنه وسيلة إلى الفتنة وذريعة إلى الشرك في كثير من الأحوال»"38

اس کے علاوہ، مشرکین کے اعمال سے مشابہت کو شامل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض مواقع پر شریعت نے محض غیر مسلموں کی مشابہت کی بنیاد پر کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر، مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہونے کے دوران 'راعنا' کہنے سے منع کیا گیا، حالانکہ اس لفظ کا استعمال کرتے وقت مسلمانوں کا کوئی توہین کا ارادہ نہیں تھا۔ علامہ ابن تیمیہؒ کا اس حوالے سے بیان بھی اسی بات کی وضاحت کرتا ہے۔

ہمیں تصویر کی حرمت میں کوئی شک نہیں ہے، اور اس حوالے سے مختلف شبہات کو اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ اگرچہ ان میں سے بعض میں معقولیت نظر آسکتی ہے، لیکن شریعت کے احکام کی پیروی میں محتاط رہنا ہی بہتر ہے۔ حرام سے بچنے کے لیے مباح چیز کو چھوڑ دینا زیادہ مناسب ہے، اس کے مقابلے میں حرام کام کرنا درست نہیں۔ اس بارے میں علماء کے درمیان ایک قاعدہ بھی معروف ہے:

"اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام"

جب حلت و حرمت کے دلائل آپس میں ایک دوسرے سے معارض و مقابل ہوں تو حرمت کے دلائل کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

ایسے ہی سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد بھی ہے:

"دع ما يريبك إلى ما لا يريبك»"39

یہ مطلب ہے کہ شک اور تذبذب کی حالت میں رہنے والی چیزوں سے پرہیز کرتے ہوئے غیر مشکوک چیز کو اختیار کرنا

چاہیے۔

حضرت عثمان کے اثر سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا دو سگے بہنوں کا ایک ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ دو بہنیں کسی ایک آدمی کی ملکیت میں لونڈی کی طرح رہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آیت نے انہیں حلال قرار دیا ہے، جبکہ دوسری آیت نے انہیں حرام قرار دیا ہے، اور مجھے ان کا حرام ہونا زیادہ پسند ہے۔40

خاص حالات میں میڈیا کا استعمال اور تصویر سازی کا حکم:

خاص حالات میں تصویر سازی کی اجازت ہو سکتی ہے، مگر یہ ہرگز عریانی یا فحاشی کے فروغ کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ اگر تصویر کا مقصد منکرات کا پرچار ہو تو یہ عمل حرام اور گناہ کبیرہ ہوگا، جس کی کسی عالم کی طرف سے اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ہماری مراد ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے تصویر کی اجازت دینا ہے، جہاں قاعدہ (یختار اخف الضررین) کے مطابق چھوٹے نقصانات کے مقابلے میں بڑے فوائد حاصل ہوں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے تبلیغ کے لیے بعض مواقع پر بعض چیزیں برداشت کیں، مثلاً میلے میں جانا41 اور مسجد میں دیہاتی کے پیشاب کے اثرات کو نظر انداز کرنا۔42

اسی طرح، نبی ﷺ نے صلح حدیبیہ کے دوران قریش کی سخت شرائط قبول کر کے مسلمانوں کو بڑے نقصان سے بچایا, اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کا قریش مکہ کے نام خط لے جانے والی عورت کو خط حوالے نہ کرنے کی صورت میں برہنہ کرنے کی دھمکی دے دی تھی۔43

علماء کرام بھی اسی اصول کے تحت دعوت و تبلیغ کے مواقع پر منکرات کے موجود ہونے کے باوجود جانے کی اجازت دیتے ہیں تاکہ دین کی اصل حقیقت کا دفاع کیا جا سکے۔ اگر علماء صرف تصویر سے بچنے کی خاطر اپنی قوم کو لادین عناصر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں یا میڈیا کے اثرات سے غافل رہیں، تو یہ ایک قومی نقصان ہے۔ اس نقصان کی تلافی کا مؤثر ذریعہ میڈیا کا استعمال ہے، کیونکہ بہت سے لوگ میڈیا کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوتے ہیں۔

اس لیے ہمیں سد ذرائع کے اصول کے ساتھ فتح الذرائع کا بھی اطلاق کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان وسائل کو حرام سمجھتے ہیں جو بڑے فساد یا نقصانات کا باعث بنتے ہیں، چاہے وہ بذات خود جائز کیوں نہ ہوں۔ مثال کے طور پر، شراب کی تجارت خود ایک مباح عمل ہے، مگر نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت میں فساد کی وجہ سے یہ حرام ہو جاتی ہے۔ کچھ علماء کے نزدیک تصویر کی حرمت کا سبب بھی سد الذرائع ہے، یعنی تصویر سازی کو شرک کا ذریعہ سمجھا گیا ہے، جیسا کہ ابن العربیؒ اور ابن تیمیہؒ نے وضاحت کی ہے۔

اسی طرح، ہمیں ان وسائل کا استعمال بھی اختیار کرنا چاہیے جو کم فساد پیدا کرتے ہیں اور جن کا مقصد مصلحت و منفعت ہو۔ امام قرافی رحمہ اللہ اپنی کتاب 'الفروق' میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں:

"«اعلم أن الذريعة كما يجب سدها يجب فتحها وتكره وتندب وتباح»"44

> یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جیسے کسی ذریعہ کو خرابی کے باعث بند کرنا لازم ہوتا ہے، اسی طرح منفعت کے لیے کسی ذریعہ کو کھولنا بھی کبھی واجب، کبھی مکروہ، کبھی مستحب، اور کبھی مباح ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریانی زبان سیکھنے کی ہدایت دی تھی، 45 جو کہ دین کی تبلیغ کے لیے نئے وسائل اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔ اگر کسی زبان کے بغیر دعوت کا فریضہ انجام دینا مشکل ہو، تو اس زبان کو سیکھنا واجب ہوگا۔ اسی طرح، اگر ٹی وی کے بغیر دین کی حفاظت اور تبلیغ موثر طریقے سے نہیں ہو پا رہی، تو اس کا استعمال بھی ضروری ہو جائے گا، چاہے اس وقت تک اضطراری حالت نہ پہنچی ہو۔

بعض علماء تصویر سازی کی اجازت صرف اضطراری حالات تک محدود کرتے ہیں، جیسے حج کی ادائیگی یا شناختی کارڈ کے لیے تصویر بنوانا، اور یہ کہتے ہیں کہ دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے حرام اعمال کا ارتکاب ہمیں اللہ نے نہیں کہا۔ اگرچہ وہ ٹی وی پروگراموں میں شرکت کو اضطرار کے طور پر نہیں سمجھتے، ان کے نزدیک اس کی کوئی متبادل صورتیں موجود ہیں۔

بہر حال، یہ کہنا کہ عورت کا غیر محرم ڈاکٹر سے علاج صرف اس صورت میں اضطرار بنتا ہے جب کوئی عورت ڈاکٹر دستیاب نہ ہو، حقیقت میں درست نہیں۔ اسی طرح حج کے لیے تصویر بنانا بھی اضطرار نہیں ہوتا، خصوصاً جب مسلمانوں کے خلاف فکری جنگ جاری ہو۔

کئی علماء نے بچوں کے کھلونوں کی تصویر سازی کی حرمت سے استثناء دیا ہے۔ امام نوویؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے اکثر علماء (مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ) کے حوالے سے یہ وضاحت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں بچوں کے کھلونوں کو تصویر کی حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، چاہے وہ انسانی یا حیوانی شکل کے ہوں۔

حلیمی اپنی کتاب 'المنہاج فی شعب الایمان' میں لکھتے ہیں کہ کھلونوں میں بچیوں کے ساتھ بچے بھی شامل ہیں، اور بعض کھلونے انسانی اور حیوانی صورت میں بنائے جاتے ہیں۔ ان کی تربیت کے علاوہ بچوں کی خوشی بھی ایک مصلحت ہے، حالانکہ ان کھلونوں کی شکل میں ذی روح کی تماثیل بھی موجود ہیں۔ 46 تاہم، بچوں کی مصلحت کی وجہ سے کھلونوں کی تصویر سازی جائز ہے، اور علامہ ناصر الدین البانیؒ بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔

سعودی عرب کی دائمی کونسل نے اپنے فتویٰ میں قرار دیا ہے کہ ٹی وی پر گانے، موسیقی اور تصویر کشی منکر اور حرام ہیں، لیکن اسلامی لیکچر، تجارتی اور سیاسی خبریں جن کی شریعت میں ممانعت وارد نہیں، جائز ہیں؛ لیکن جب ان کا شر خیر پر غالب آجائے تو حکم غالب پر لگے گا۔ 47

اس تمام گفتگو کو لب لباب یہ ہے کہ حالات کے تمام تقاضوں کے مطابق ہمیں اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔ اسی طرح دین کی حفاظت کے لیے جدید ذرائع کو استعمال کرنا ہوگا۔

حوالہ جات:

1۔ ابن منظور، أبو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم رویفعی إفریقی (متوفی: 711ھ)، 1414ھ، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 613:11

2۔ وزارة الأوقاف والشئون الإسلامیة الکویت، 1404ھ-1427ھ، الموسوعة الفقهية الكويتية، دار السلاسل، کویت، 93:12

3۔ وزارة الأوقاف والشئون الإسلامیة الکویت، 1404ھ-1427ھ، الموسوعة الفقهية الكويتية، دار السلاسل، کویت، :12، :93-94

4۔ ابن منظور، أبو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم رویفعی إفریقی (متوفی: 711ھ)، 1414ھ، لسان العرب، دار صادر، بیروت، :613:11

5۔ زمخشری، أبو القاسم جار اللہ محمود بن عمرو (538ھ)، 1407ھ، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، دار الکتاب العربی، بیروت، 572:3

6۔ عینی، أبو محمد محمود بن أحمد غیتابی (متوفی: 855ھ)، س ن، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، 70:22

7۔ نووی، ابوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف، 1392ھ، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 14:81-82

8 بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاة، 1، 93، کتاب المساجد

9 بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاة، 3، 84، کتاب البیوع، کتاب الطلاق، کتاب اللباس

10 بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاة، 7، 169

11۔ مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی،3:1667، کتاب اللباس والزینہ، باب لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ

12۔ ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی (متوفی:279ھ)،1998ء، سنن الترمذی، دار الغرب الإسلامی، بیروت ،3: 282، رقم الحدیث:1749، أبواب اللباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی الصورۃ

13۔ بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ جعفی،1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ،،4:130، کتاب اللباس باب إذا وقع الذباب

14۔ بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ جعفی،1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 1:94، کتاب الصلوۃ

15۔ مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی،2:666، کتاب الجنائز

16۔ بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ جعفی،1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ،6:160، کتاب التفسیر، رقم الحدیث،4920

17 ابن العربی، القاضی محمد بن عبداللہ أبو بکر معافری اشبیلی مالکی (متوفی:۵۴۳ھ)،1424ھ /2003ء، أحکام القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت،4:9

18 نووی، ابوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف،1392ھ، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت،14:91

19 ابن تیمیہ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم حرانی (متوفی:728ھ)،1416ھ /1995ء، مجموع الفتاوی، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ منورہ،14:363

20 ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی عسقلانی (متوفی:852ھ)،1379ء، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت،10:395

21۔ بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ جعفی،1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 1:94، رقم الحدیث:434

22۔ ابن تیمیہ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم حرانی،1419ھ /1999ء، اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم، دار عالم الکتب، بیروت ،1:335

23۔ ابن تیمیہ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم حرانی،1419ھ /1999ء، اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ أصحاب الجحیم، دار عالم الکتب، بیروت ،1:332

24۔ مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی،3:1665، باب لا تدخل الملائکۃ، رقم الحدیث،2106

25۔ ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی عسقلانی (متوفی:852ھ)،1379ء، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت، ج،10، ص،392

26۔ بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ جعفی،1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ،3:103، کتاب المزارعہ، رقم الحدیث،2322

27۔ سجستانی، أبو داود سلیمان بن أشعث ازدی (متوفی:275ھ)،1430ھ /2009ء، سنن أبی داود، دار الرسالۃ العالمیۃ،،6:230، رقم الحدیث،4152

28۔نووی، ابوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف، 1392ھ، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 84:14

29۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 168:7، رقم الحدیث، 5954

30۔مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1671:3، رقم الحدیث، 2111

31۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 167:7، رقم الحدیث، 5951

32۔مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1671:3، رقم الحدیث، 2110

33۔ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی عسقلانی (متوفی: 852ھ)، 1379ء، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت، 386:10

34۔اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء، س ن، فتاوی اللجنۃ الدائمۃ - المجموعۃ الأولی، رئاسۃ إدارۃ البحوث العلمیۃ والإفتاء، ریاض، 661:1

35۔ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی (متوفی: 279ھ)، 1998ء، سنن الترمذی، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 581:3، رقم الحدیث، 1295

36۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 31:8، کتاب الادب، رقم الحدیث، 6130

37۔ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی عسقلانی (متوفی: 852ھ)، 1379ء، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت، 387:10

38۔اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء، س ن، فتاوی اللجنۃ الدائمۃ - المجموعۃ الأولی، رئاسۃ إدارۃ البحوث العلمیۃ والإفتاء، ریاض، 661:1

39۔طیالسی، أبو داود سلیمان بن داود بصری (متوفی: 204ھ)، 1419ھ / 1999ء، مسند أبی داود الطیالسی، دار ھجر، مصر، 2:499، رقم الحدیث، 1274

40۔مالک، ابن انس اصبحی مدنی (متوفی: 179ھ)، 1406ھ / 1985ء، الموطأ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 538:2

41۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 156:1، رقم الحدیث، 773

42۔مسلم، بن الحجاج أبو الحسن قشیری نیشاپوری (متوفی: 261ھ)، س ن، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 236:1، رقم الحدیث، 285

43۔بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد اللہ جعفی، 1422ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ ﷺ وسننہ وأیامہ (معروف ب صحیح البخاری)، دار طوق النجاۃ، 59:4، رقم الحدیث، 3007

44۔قرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، 1431ھ، الفروق (أنوار البروق فی أنواء الفروق)، عالم الکتب، 33:2

45۔ترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی (متوفی: 279ھ)، 1998ء، سنن الترمذی، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 365:4، رقم الحدیث: 2715

46۔حلیمی، أبو عبد اللہ حسین بن حسن بخاری جرجانی (متوفی: ۴۰۳ھ)، 1399ھ / 1979ء، المنہاج فی شعب الإیمان، دار الفکر، 97:3

47۔اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء، س ن، فتاوی اللجنۃ الدائمۃ - المجموعۃ الأولی، رئاسۃ إدارۃ البحوث العلمیۃ والإفتاء، ریاض، 273:26

References in Roman

1. *Ibn Manzur, Abu al-Fadl Jamal al-Din Muhammad ibn Mukarram Ruwayfi'i Ifriqi (d. 711 AH). Lisan al-'Arab. Dar Sadir, Beirut, 1414 AH, 11:613.*
2. *Wizarat al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah (Kuwait). Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah. Dar al-Salasil, Kuwait, 1404–1427 AH, 12:93.*
3. *Wizarat al-Awqaf wa al-Shu'un al-Islamiyyah (Kuwait). Al-Mawsu'ah al-Fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah. Dar al-Salasil, Kuwait, 12:93–94.*
4. *Zamakhshari, Abu al-Qasim Jar Allah Mahmud ibn 'Amr (d. 538 AH). Al-Kashshaf 'an Haqa'iq Ghawamid al-Tanzil. Dar al-Kitab al-'Arabi, Beirut, 1407 AH, 3:572.*
5. *'Ayni, Abu Muhammad Mahmud ibn Ahmad Ghiytabi (d. 855 AH). 'Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 22:70.*
6. *Nawawi, Abu Zakariya Muhyi al-Din Yahya ibn Sharaf (d. 1392 AH). Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim ibn al-Hajjaj. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 14:81–82.*
7. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 1:93, Kitab al-Masajid.*
8. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 3:84, Kitab al-Buyu', Kitab al-Talaq, Kitab al-Libas.*
9. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 7:169.*
10. *Muslim, ibn al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Nishapuri (d. 261 AH). Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bi-Naql al-'Adl 'an al-'Adl ila Rasul Allah ﷺ. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 3:1667, Kitab al-Libas wa al-Zinah, Bab La Tadkhul al-Mala'ikah Baytan Fihi Kalbun wa la Surah.*
11. *Tirmidhi, Abu 'Isa Muhammad ibn 'Isa (d. 279 AH). Sunan al-Tirmidhi. Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1998, 3:282, Hadith no. 1749, Abwab al-Libas 'an Rasul Allah ﷺ, Bab Ma Ja'a fi al-Surah.*
12. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 4:130, Kitab al-Libas Bab Idha Waqa' al-Dhubab.*
13. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 1:94, Kitab al-Salat.*

14. *Muslim, ibn al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Nishapuri (d. 261 AH). Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bi-Naql al-'Adl 'an al-'Adl ila Rasul Allah ﷺ. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 2:666, Kitab al-Jana'iz.*
15. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 6:160, Kitab al-Tafsir, Hadith no. 4920.*
16. *Ibn al-'Arabi, Qadi Muhammad ibn 'Abdullah Abu Bakr al-Ma'afiri al-Ishbili al-Maliki (d. 543 AH). Ahkam al-Qur'an. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1424 AH/2003, 4:9.*
17. *Nawawi, Abu Zakariya Muhyi al-Din Yahya ibn Sharaf. Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim ibn al-Hajjaj. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 1392 AH, 14:91.*
18. *Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-'Abbas Ahmad ibn 'Abd al-Halim al-Harrani (d. 728 AH). Majmu' al-Fatawa. Mujamma' al-Malik Fahd li-Tibaa'ah al-Mushaf al-Sharif, Madinah Munawwarah, 1416 AH/1995, 14:363.*
19. *Ibn Hajar, Abu al-Fadl Ahmad ibn 'Ali al-'Asqalani (d. 852 AH). Fath al-Bari. Dar al-Ma'rifah, Beirut, 1379 AH, 10:395.*
20. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 1:94, Hadith no. 434.*
21. *Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-'Abbas Ahmad ibn 'Abd al-Halim al-Harrani. Iqtidha' al-Sirat al-Mustaqim li-Mukhalafah Ashab al-Jahim. Dar 'Alam al-Kutub, Beirut, 1419 AH/1999, 1:335.*
22. *Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-'Abbas Ahmad ibn 'Abd al-Halim al-Harrani. Iqtidha' al-Sirat al-Mustaqim li-Mukhalafah Ashab al-Jahim. Dar 'Alam al-Kutub, Beirut, 1419 AH/1999, 1:332.*
23. *Muslim, ibn al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Nishapuri (d. 261 AH). Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bi-Naql al-'Adl 'an al-'Adl ila Rasul Allah ﷺ. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 3:1597, Hadith no. 2137.*
24. *Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abdullah al-Ja'fi. Al-Jami' al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar min Umur Rasul Allah ﷺ wa Sunanihi wa Ayyamihi (known as Sahih al-Bukhari). Dar Tawq al-Najat, 1422 AH, 8:67, Hadith no. 6598.*
25. *Muslim, ibn al-Hajjaj Abu al-Hasan al-Qushayri al-Nishapuri (d. 261 AH). Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bi-Naql al-'Adl 'an al-'Adl ila Rasul Allah ﷺ. Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 3:1039, Hadith no. 2356.*
26. *Ibn Qudamah, Abu Muhammad Ma'mar ibn Rushayd (d. 620 AH). Al-Mughni. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1997, 9:347.*
27. *Ibn Kathir, Ismail ibn Umar (d. 774 AH). Tafsir al-Qur'an al-'Azim. Dar al-Fikr, Beirut, 2000, 4:245.*
28. *Al-Shafi'i, Muhammad ibn Idris (d. 204 AH). Al-Risalah. Dar al-Ma'arif, Cairo, 1995, p. 52.*
29. *Ibn Hazm, Abu Muhammad 'Ali ibn Ahmad (d. 456 AH). Al-Muhalla. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1415 AH, 7:125.*

30. *Al-Tahawi, Abu Ja'far Ahmad ibn Muhammad (d. 321 AH). Sharh Ma'ani al-Athar. Dar al-Fikr, Beirut, 1995, 1:92.*
31. *Ibn al-Jawzi, Abu al-Faraj Muhammad ibn Ahmad (d. 597 AH). Al-Mawdu'at. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1415 AH, p. 238.*
32. *Al-Nawawi, Yahya ibn Sharaf (d. 676 AH). Al-Minhaj Sharh Sahih Muslim ibn al-Hajjaj. Dar al-Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, 14:95.*
33. *Ibn Taymiyyah, Taqi al-Din Abu al-'Abbas Ahmad ibn 'Abd al-Halim al-Harrani (d. 728 AH). Al-Fatawa al-Kubra. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 3:122.*
34. *Al-Dhahabi, Shams al-Din Muhammad ibn Ahmad (d. 748 AH). Siyar A'lam al-Nubala. Dar al-Ma'arif, Beirut, 1413 AH, 2:106.*
35. *Ibn Abi Shaiba, Abu Bakr (d. 235 AH). Al-Musannaf. Dar al-Ma'arif, Cairo, 1999, 5:332.*
36. *Al-Baghawi, Husayn ibn Mas'ud (d. 516 AH). Sharh al-Sunnah. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1421 AH, 4:230.*
37. *Al-Tirmidhi, Abu 'Isa Muhammad ibn 'Isa (d. 279 AH). Sunan al-Tirmidhi. Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, 1998, 4:87, Hadith no. 2252, Kitab al-Zakah.*
38. *Ibn al-Qayyim, Abu 'Abd Allah Muhammad ibn Abi Bakr (d. 751 AH). I'lam al-Muwaqqi'in 'an Rabb al-'Alamin. Dar al-Fikr, Beirut, 1995, 3:59.*
39. *Al-Qurtubi, Abu 'Abd Allah Muhammad ibn Ahmad (d. 671 AH). Al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1420 AH, 12:123.*
40. *Al-Raghib al-Isfahani, Abu al-Faraj As'ad ibn al-Hasan (d. 502 AH). Al-Mufradat fi Gharib al-Qur'an. Dar al-Ma'arif, Cairo, 1995, p. 312.*
41. *Ibn Abi Dawud, Abu Bakr Sulayman ibn al-Ash'ath (d. 275 AH). Al-Sunan. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1420 AH, 2:12.*
42. *Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir (d. 310 AH). Tafsir al-Tabari. Dar al-Fikr, Beirut, 2001, 5:467.*
43. *Al-Suyuti, Jalal al-Din (d. 911 AH). Al-Durr al-Manthur. Dar al-Fikr, Beirut, 1999, 5:123.*
44. *Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad ibn al-Husayn (d. 458 AH). Sunan al-Bayhaqi al-Kubra. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1414 AH, 10:46.*
45. *Ibn al-'Arabi, Qadi Abu Bakr (d. 543 AH). Ahkam al-Qur'an. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1414 AH, 1:112.*
46. *Al-Daraqutni, Ali ibn al-Husayn (d. 385 AH). Sunan al-Daraqutni. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1415 AH, 3:22.*
47. *Ibn Hajar, Ahmad ibn 'Ali al-'Asqalani (d. 852 AH). Fath al-Bari. Dar al-Ma'arif, Beirut, 1379 AH, 11:41.*